کوفی رسم الخط کی ابتداء
(جدید استشراقی اعتراضات کا جائزہ)

حافظ محمد سمیع اللہ فراز*

قرانی رسم الخط، توقیفی ہونے کے علاوہ، اپنے قواعد واصول کی وجہ سے اعجازِ قرانی کے کئی پہلوؤں کو مزید واضح کرتا ہے۔ متنِ قران کریم کے حوالے سے استشراقی اعتراضات مختلف نوعیت کے ہیں۔ ان میں سے حالیہ دنوں میں ہونے والے ایک اعتراض کا تعلق قرانی متن کے قواعدِ رسم سے ہٹ کر اس کے اندازِ تحریر کے حوالے سے یہ ہے کہ جس اندازِ تحریر میں قران مجید کی کتابت، اسلام کے دورِ اوّل خصوصاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے وہ خطِ کوفی ہے جبکہ خطِ کوفی آٹھویں صدی عیسوی کے بعد ایجاد ہوا۔ گویا کہ عہدِ صحابہ میں ہونے والی کتابتِ قران اور اس کا انداز اس بات کی نفی کرتے ہیں کہ قران مجید اُس زمانے میں لکھا گیا ہو۔ یہ دعویٰ مارٹن لنگز اور یاسین حامد صفدی کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ اُن کے نزدیک توپ کاپی اور سمرقند کے نسخے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرنا مناسب نہیں۔ جنوبی افریقہ کے مستشرق جان گلکرسٹ کے الفاظ ہیں:

> ... both the Samarkand and Topkapi Codices could not have been written earlier than 150 years after the 'Uthmanic Recension was [supposedly] compiled - at the earliest during the late 700's or early 800's since both are written in the Kufic script... Virtually all the relevant texts surviving were written in a developed form of Kufic script or in one of the other scripts known to have developed some time after the early codification of the Qur'an text. None of them can be reliably dated earlier than the second half of the second century of the Islamic era. We shall proceed to analyse some of these scripts.(1)

"مجوزہ جمعِ عثمانی کے بعد سمرقند اور توپ کاپی کے دونوں مخطوط مصاحف ۱۵۰ سال سے پہلے لکھے جانا ممکن نہیں۔ کیونکہ ساتویں صدی عیسوی کے اوائل میں یہ دونوں کوفی رسم الخط میں لکھے گئے۔ بنظرِ

* ڈائریکٹر ریسرچ کونسل فار قرآنک سائنسز، پاکستان، پی ایچ ڈی اسکالر علومِ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

غائر دیکھا جائے تو محفوظ شدہ متعلقہ تمام متون، یا تو کوفی رسم الخط کی ترقی یافتہ صورت میں لکھے گئے
یا پھر قرآنی متن کی تدوین کے اولین دور کے بعد کسی معروف ترقی یافتہ رسم الخط میں لکھے گئے۔
بہر صورت ان میں سے کوئی ایک بھی دوسری صدی ہجری کے دوسرے نصف سے قبل کا نہیں۔

کوفی رسم الخط کی ۱۵۰ ہجری سے بعد کی ابتداء کے حوالے سے کتابتِ قرآن پر اعتراض اور اسلامی ذرائع کے خلاف ہرزہ سرائی آج کل انٹرنیٹ پر عام ہے، مثلاً امریکی مذہبی دانشور جوزف سمتھ (۲) کی "The Fairy Tails of the Qur'an" کے عنوان سے "Sermon Series" ملاحظہ کی جاسکتی ہے (۳)۔ امریکی عیسائی مشن کے سربراہ بروس میکڈوویل (۴)، این اے نیومین (۵) اور Church Without Walls کی فکر کے سربراہ ڈاکٹر انیس ذکاء (۶) نے بھی جوزف سمتھ کے حوالے سے لکھا ہے کہ کوفی خط ۷۹۰ عیسوی تک ایجاد نہیں ہوا تھا (۷)۔ یہی دعویٰ رابرٹ مورے (Robert Morey) (۸) اور بریٹ مارلو (Brett Marlowe) (۹) نے بھی کیا ہے۔

ہم اپنے اس مقالہ میں، اولین دور کے خطِ کوفی میں لکھے جانے والے مخطوطات کی روشنی میں کوفی خط کی ابتداء سے متعلق تحقیقات کا جائزہ لیں گے اور ثابت کریں گے کہ خطِ کوفی کی ابتداء دورِ اسلام سے قبل ہو چکی تھی۔

خطِ کوفی کی ابتداء:

مسلم تاریخ دان علامہ قلقشندی کوفی خط کے بارے میں لکھتے ہیں:

> قال اصحاب الابحاث الجمیلة فی شرح العقیلة:"والخط العربی هو المعروف الآن بالکوفی ومنه استنبطت الاقلام التی هی الآن۔(۱۰)
>
> ''الابحاث الجمیلة فی شرح العقیلة کے مصنف کا قول ہے کہ خطِ عربی جو کہ اب خطِ کوفی کے نام سے معروف ہے، اسی سے تمام خطوط کی ابتداء ہوئی، جو آج موجود ہیں''۔

عربی زبان و خط کی ماہر ڈاکٹر نبیہا ایبٹ (Nabia Abbott) لکھتی ہیں:

> ...the Muslim tradition that the original Arabic script was Kufic (that is, Hiran or Anbaran) is one of those statements which, though known to be half wrong, may yet be half right.(11)

مسلم روایت کے مطابق عربی خط کوفی رہا جو دراصل خطِ حیری اور انباری تھا، یہ دعویٰ ان میں سے ایک ہے جن کو صحیح یا غلط کہا جاتا ہے۔

خطِ کوفی کو شہرِ کوفہ کی طرف منسوب کرنا بھی تاریخی لحاظ سے ایک فاش غلطی ہے:

The origin of Kufic or the angular style of Arabic script is traced back to about one hundred years before the foundation of Kufah (17H / 638CE) to which town it owes its name because of its development there.(12)

''کوفی خط یا معروف عربی اندازِ تحریر کوفہ شہر کی ابتداء یعنی ۱۷ ہجری سے تقریباً ایک صدی قبل وجود میں آچکا تھا، کوفی نام کی وجہِ شہرت اس خط کا یہاں نشوو ارتقاء پانا ہے"۔

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کا مقالہ نگار، مورٹیز (Moritz) کے الفاظ بھی اسی موقف کی تائید کرتے ہیں:

Although the script [i.e., Kufic] itself,.... was known in Mesopotamia at least 100 years before the foundation of Kufa, we may conjecture that it received its name from the town in which it was first put to official use...(13)

''اگر چہ خطِ کوفی بذاتِ خود عراق میں، کوفہ شہر کی آبادی سے تقریباً ایک سو سال قبل بھی معروف تھا۔ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس خط کی وجہ تسمیہ کی وجہ یہ ہے کہ یہ کوفہ شہر میں پہلی بار سرکاری سطح پر استعمال ہوا''۔

مسلم اور غیر مسلم مورخین اور ماہرینِ لسانیات کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ ۱۷ ہجری میں کوفہ شہر کی تمدنی ترقی سے بہت پہلے کوفی خط عرب میں رائج تھا (۱۴)۔علامہ خطابی اور The Splendor of Islamic Calligraphy کے مصنف سجل مسی (Sijelmassi) خطِ کوفی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''اہلِ عرب عموماً، قبل از اسلام عربی خط کو چار اقسام میں منقسم کرتے ہیں: الحیری، الانباری، المکی اور المدنی۔الفہرست کے مصنف ابن ندیم (م ۳۹۰ھ) وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے حیری خط کے لیے لفظ ''کوفی'' استعمال کیا۔گوکہ خطِ کوفی کا آغاز کوفہ میں نہیں ہوا تاہم کوفی خط، کوفہ شہر کی آباد کاری سے پہلے بھی جانا جاتا تھا۔کیونکہ اسی شہر نے عربی فن تحریر کو جلا اور تکمیل بخشی، اس لیے یہ اسی شہر سے موسوم ہوا''۔(۱۵)

چنانچہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بعد میں کوفی کے نام سے جانا جانے والا خط، قبل از اسلام خطِ حیری کے نام سے معروف تھا۔نبیا ایبٹ لکھتی ہیں:

... Kufah and Basrah did not start their careers as Muslim cities until the second decade of Islam. But these cities were located closer to Anbar and Hirah in Irak, Kufah being but a few miles south of Hirah. We have already seen the major role the two earlier cities played in the evolution of Arabic writing, and it is but natural to expect them to

have developed a characteristic script to which the newer cities of Kufah and Basrah fell heir, so that for Kufic and Basran script one is tempted to substitute Anbaran and Hiran ... our study so far shows that the script of Hirah must have been the leading script in the 6th century and as such must have influenced all later scripts, including the Makkan - Madinan.(16)

دوسری صدی ہجری تک کوفہ اور بصرہ کا کردار اسلامی شہروں کی حیثیت سے نہیں تھا بلکہ یہ دونوں شہرعراق کے علاقوں انبار اور حیرہ کے مضافات میں تھے اور کوفہ حیرہ سے جنوب کی جانب چند میل کے فاصلے پر تھا۔ گو کہ عربی خط کے ارتقاء میں مذکورہ دونوں شہروں کا کردار کلیدی رہا ہے تاہم قدرتی طور پر نئے شہروں کے بسنے سے قبل کوفہ اور بصرہ کے خطوط انباری اور حیری خطوط کی خصوصیات پر مشتمل یا ان کے متبادل تھے۔ چنانچہ اب تک کی تحقیق کا نتیجہ یہ ہے کہ چھٹی صدی عیسوی میں خطِ حیری ہی نے مکی اور مدنی خطوط سمیت دیگر مروجہ خطوط کو متاثر کیا۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ یہ خطِ حیری تھا جو بعد میں کوفی خط کے طور پر معروف ہوا اور کوفہ شہر کو یہ خط، خطِ حیری کی صورت میں منتقل ہوا تھا۔

مارٹن لنگز (۱۷) اور یاسین صفدی کا خطِ کوفی سے متعلق موقف:

معترضین کی طرف سے مارٹن لنگز اور یاسین صفدی کے نام بطور حوالہ ذکر کیے جاتے ہیں کہ اُن کے نزدیک آٹھویں صدی تک کوفی خط کی ابتداء نہیں ہوئی تھی۔ عیسائی علم الکلام کے ماہر ڈاکٹر سٹیفن مسعود (۱۸) اپنی تصنیف The Bible and The Quran: A Question of Integrity میں، سمرقند میں محفوظ مصحفِ عثمانی کے نسخہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

It is written in a particular type of Kufic script which, according to modern experts in Arabic calligraphy, did not exist until late in the eighth century CE and was not used at all in Makkah and Madinah in the seventh century. (19)

''یہ نسخہ (سمرقند) خطِ کوفی کی ایک خاص صورت میں لکھا گیا ہے جو عربی فن رسم الخط کے جدید ماہرین کے نزدیک آٹھویں صدی عیسوی سے قبل موجود نہیں تھا مزید براں یہ خط مکہ اور مدینہ میں ساتویں صدی کے دوران کبھی مستعمل نہیں رہا''۔

یاسین صفدی کی طرف اس قول کو منسوب کرنا درست نہیں کیونکہ ان کی تصنیف Islamic

Caligraphy میں عربی خط کا تذکرہ خلیفہ عبدالملک (685-705 CE) کے حوالے سے تفصیلاً کیا ہے جہاں اسلامی خط کو خطِ کوفی کے طور پر ذکر کیا گیا ہے(۲۰)۔صفدی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

The Kufic script, which reached perfection in the second half of the the eighth century, attained a pre-eminence which endured for more than three hundred years ....(21)

کوفی خط، جو کہ آٹھویں صدی کے دوسرے اخیر میں اپنی تکمیل تک پہنچ چکا تھا، تین سو سال کے سفر اور جدوجہد کے بعد فوقیت حاصل کی۔

جہاں تک مارٹن لنگز کا تعلق ہے، تو وہ 'کوفی رسم الخط' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

The first calligraphic perfection of Islam is to be found in the monumental script which may be said to have reached its fullness in the last half of the second century AH which ended in 815 AD. (22)

''اسلامی تاریخ میں رسم الخط کی پہلی تکمیل اُس تاریخی اور یادگار خط میں پائی جا سکتی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ دوسری صدی ہجری کے آخر تک، جس کا اختتام 815ء میں ہوتا ہے، اپنی بلندیوں کو چھو رہا تھا''۔

کیا مذکورہ بالا دونوں اقتباسات، ان کے مصنفین کی طرف منسوب دعویٰ کے ابطال کے لیے کافی نہیں ہیں؟ کیا یاسین صفدی کی طرف ایسی بات منسوب کرنا درست ہوگا جس کی تردید وہ ''Perfection'' کے لفظ سے انتہائی واضح انداز میں کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صفدی اور لنگز کی تحریروں سے ایک ہی نتیجہ برآمد ہو رہا ہے۔اس کی تائید ان دونوں محققین کی اس کتاب سے بھی ہوتا ہے جو 1976ء میں برٹش میوزیم کی 'قرآن نمائش' کے موقع پر پیش کی گئی، اس سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

Kufic may be said to have reached its perfection, for Qur'anic manuscripts, in the second half of the second Islamic century which ended in A.D. 814. (23)

صفدی اور لنگز کے حوالے سے عیسائی معترضین کا دعویٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ ان دونوں محققین کے اقتباسات کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں یا پھر دانستہ طور پر علمی بددیانتی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ جہاں تک نسخۂ سمرقند کے طرزِ تحریر کا تعلق ہے تو اس کے لیے پہلی صدی ہجری سے بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں(۲۴)۔

نہ صرف یہ کہ عیسائی معترضین کوفی رسم الخط کی ابتداء کے بارے میں لاعلم دکھائی دیتے ہیں بلکہ ان کی یہ رائے بھی خلافِ حقیقت ہے کہ ''کوفی رسم الخط، حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں، حجاز میں رائج نہیں تھا''۔ نبیا

ایبٹ اس بات کو نتیجہ خیز بناتے ہوئے اپنا مشاہدہ بیان کرتی ہیں کہ "قاہرہ کی الحسین مسجد میں موجود مصحفِ عثمانی، مکی، مدنی رسم الخط میں لکھا گیا (۲۵)۔ یعنی جس کو آج کوفی رسم الخط کہا جاتا ہے اسی خط کو مکہ اور مدینہ میں مکی و مدنی خط کہا جاتا تھا۔ جس سے ثابت ہوا کہ مذکورہ خط حجاز میں مروج تھا۔

پہلی اور دوسری صدی ہجری میں کوفی رسم الخط کا وجود:

عیسائی مشنریز کے اس دعویٰ کہ آٹھویں صدی عیسوی یعنی دوسری صدی ہجری کے دوسرے نصف سے پہلے خطِ کوفی موجود نہیں تھا، کے ابطال کے لیے ضروری ہے کہ پہلی اور دوسری صدی ہجری کے عربی مخطوطات سے مصاحفِ عثمانیہ کا موازنہ کیا جائے۔ اگر یہ دونوں مماثل ہوں تو اعتراض باطل قرار پائے گا۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل مخطوطات کی تاریخ اور خط کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:

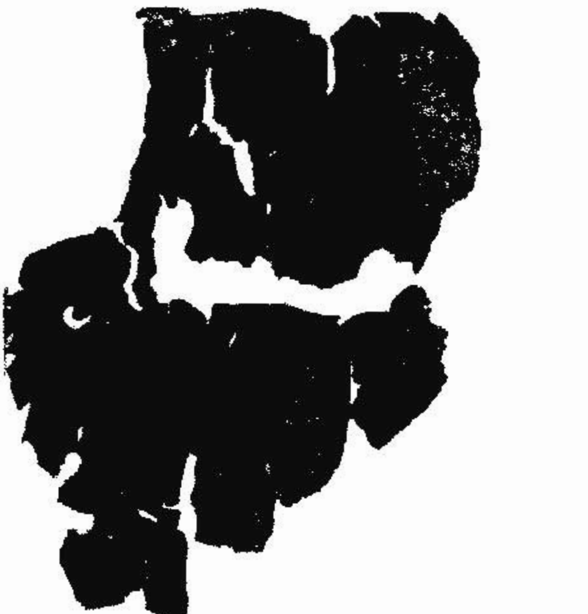

آسٹرین نیشنل لائبریری میں محفوظ مخطوطہ A. Perg 203، جس کے رسم الخط کو دیکھ کر بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ رسم الخط، مصاحفِ عثمانیہ کے رسم الخط سے کس قدر مشابہ ہے۔

۱۔ آسٹرین نیشنل لائبریری: آسٹریا کے شہر ویانا نیشنل لائبریری میں موجود A. Perg 203 اور A. Perg. 201 نامی مخطوط دوسری صدی ہجری کے اوائل جبکہ A. Perg. 186 کا مخطوط دوسری صدی ہجری کے آخری دور کا ہے۔ (۲۶)

آسٹرین لائبریری کا دوسرا مخطوط: A Perg. 201

آسٹرین نیشنل لائبریری میں محفوظ مخطوط A. Perg 203، جس کے رسم الخط کو دیکھ کر بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ رسم الخط، مصاحفِ عثمانیہ کے رسم الخط سے کس قدر مشابہ ہے۔

نوٹ: ان نقوش کی تصاویر http://www.islamic-awareness.org سے لی گئی ہیں۔

مانامہ میں 1611-mkh235 نامی مخطوط

۲۔ بیت القرآن، مانامہ، بحرین: بیت القرآن مانامہ میں 1611-mkh235 نامی مخطوط پہلی صدی ہجری کی طرف منسوب ہے جبکہ 1620-mkh233 کا مخطوط دوسری صدی ہجری کے پہلے نصف کا بیان کیا جاتا ہے۔

۳۔ مکتبۃ الجامع الکبیر (مکتبۃ الاوقاف)، جامع مسجد صنعا یمن: یہاں موجود پہلی صدی ہجری کے کوفی مخطوط کی تفصیلات، اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو کی تیار کردہ سی ڈی (Memory Of The World: San'a' Manuscripts) پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

پہلی صدی ہجری کے کوفی نقوش:

کوفی خط کی ابتداء کے حوالہ سے عیسائی مستشرقین کی خود ساختہ تعیین بھی کوفی خط کے اولین نقوش کی اُن خصوصیات سے متضاد ہے جو مسلمان اور مغربی مؤرخین نے بیان کی ہیں۔ مثلاً:

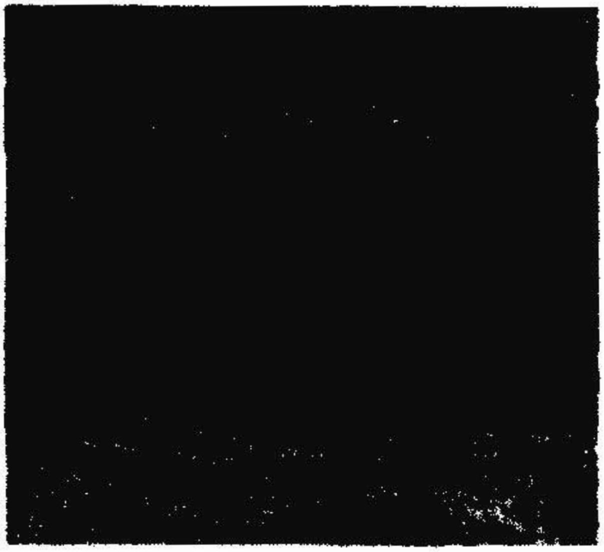

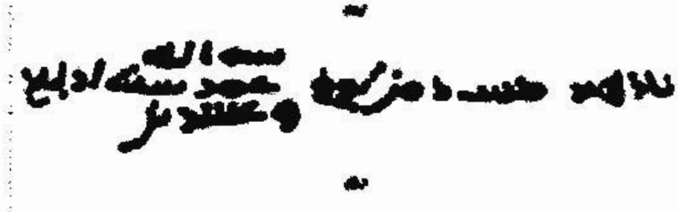

١. بسم الله
٢. انا زهير كتبت زمن توفي عمر سنة اربع
٣. وعشرين

"قع المعتدل"، الحجر، سعودی عرب

۱۔ "قع المعتدل"، الحجر، سعودی عرب: یہ نقش کوفی خط میں 24 ہجری کا ہے جو سعودی عرب کے علاقہ الحجر میں پایا گیا۔ یونیسکو نے اپنی ڈاکومنٹری فلم Memory of the World Register of Documentary Collections میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ (۲۷)

۲۔ عبدالرحمٰن ابن خیر الحجری: ابن خیر الحجری کے مزار پر موجود نقش 31 ہجری کا ہے۔ ایچ ایم ایل ہاوری نے اسے کوفی خط قرار دیا ہے (۲۸)۔ نبیہا ایبٹ کے الفاظ یہ ہیں:

The earliest Muslim inscription, the tombstone of 'Abd al-Rahman Ibn Khair al-Hajari, dated 31/652... It is certainly not Makkan and can safely be considered as poor Kufic. (29)

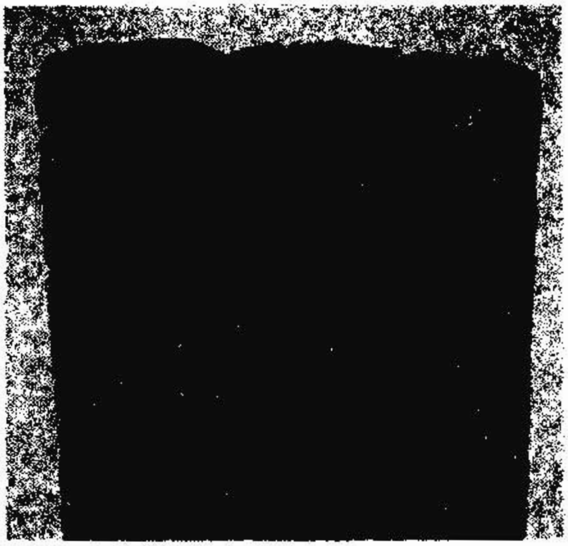

(ب)

(١) بسم الله الرحمن الرحيم هذا القبر
(٢) لعبد الرحمن بن خير الحجرى اللهم اغفر له
(٣) وادخله فى رحمة منك و اتنا معه
(٤) استغفر له اذا قرا هذا الكتب (كذا)
(٥) و قل امين وكتب هذا ا
(٦) لكتب (كذا) فى جمدى (كذا) الا
(٧) خرمن سنت (كذا) احدى و
(٨) ثلثين

نقشِ ضربِ زبیدہ

۳۔ نقشِ ضربِ زبیدہ: کوفی خط میں لکھا یہ نقش سعودی عرب کی وادیٔ شامیہ کے کاروان روٹ پر ضربِ زبیدہ پر کندہ ہے جو 1970ء کی دہائی میں ہونے والے آرکیولوجیکل سروے میں دریافت ہوا۔ یہ تحریر 40 ہجری کی طرف منسوب ہے۔

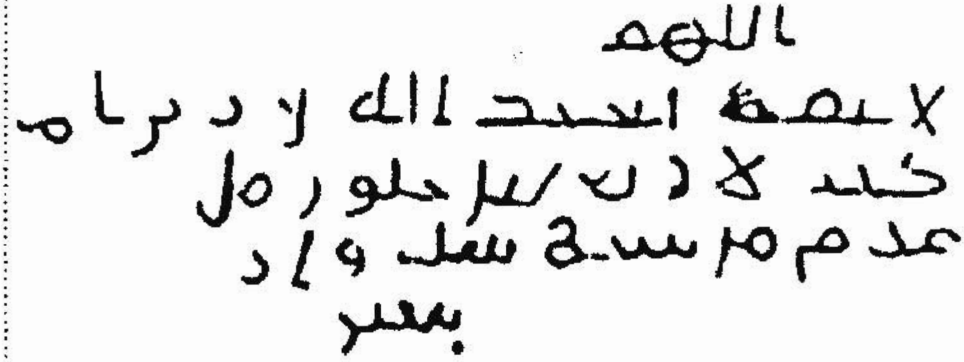

١٥١

١ اللهم

٢ اغفر لعبد ا⟨ل⟩له بن درام

٣ كتب لاربعة ليل خلون من

٤ محرم من سنة ست وار

٥ بعين

نقشِ وادیٔ سُبَیْل

۴۔ نقشِ وادیٔ سبیل: وادیٔ سبیل، سعودی عرب میں 46 ہجری کا ایک نقش دریافت کیا گیا جو خطِ کوفی میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا چاروں نقوش یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ خطِ کوفی، مصاحفِ عثمانیہ کی تیاری سے قبل مکہ، مدینہ سمیت تمام حجاز میں مستعمل تھا۔ چنانچہ مستشرقین کا یہ اعتراض کہ خطِ کوفی تیسری صدی ہجری میں وجود میں آیا، تاریخی لحاظ سے باطل ہے۔

☆......☆......☆

حوالہ جات وحواشی

(1) Gilchrist 1989:144-147

(۲) جوزف سمتھ ۲۳ دسمبر ۱۸۰۵ کو پیدا ہوا۔ امریکی مذہبی راہنما اور Saint Day Latter movement تحریک کا بانی تھا۔ اس کے پیروکار اسے نبی کا درجہ دیتے تھے۔ جوزف ۲۷ جون ۱۸۴۴ کو فوت ہوا۔

(3) http://debate.org.uk/topics/history/debate/part1.htm

(۴) ڈاکٹر بروس اے میکڈووِل، Tenth Presbyterian Church کے وزیر ہیں جہاں انہوں نے ۱۹۸۲ء میں شمولیت اختیار کی۔ تعلیماتِ بائبل پر امریکی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا۔ ان کی شہرۂ آفاق تصنیفات میں Muslim and Christian Beliefs: A Comperison اور Noah: A Religious Man in a Wicked Age قابلِ ذکر ہیں۔

(5) N. A. Newman, Muhammad, The Qur'an & Islam, 1996, Interdisciplinary Biblical Research Institute: Hatfield (PA), p. 314. Joseph Smith's work is cited on p. 320.

(۶) ڈاکٹر انیس ذکاء مشرقِ وسطیٰ میں پیدا ہوئے۔ فلاسفی میں گریجوایشن، علم الکلام میں ایم اے اور عیسائی عبادات کے فلسفہ میں ڈاکٹریٹ کیا۔ مشرقِ وسطیٰ کے کلیساؤں کے روحانی پیشوا اور "دیواروں سے ماوراء کلیسا" کی فکر کے بانی ہیں۔ تقریباً ایک دہائی قبل شروع ہونے والی اس تحریک کا مقصد "چلتے پھرتے بندگانِ خدا کے اثرات" کا ظہور تھا۔ یہ دراصل شمالی امریکہ سے شروع ہوکر مسلمانوں کی مساجد تک عیسائی تعلیمات پہنچانے کی ایک تحریک ہے جس سے عیسائیت اور اسلام میں حائل خلیج اور غلط فہمیوں کا ازالہ ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: http://www.pefministry.org/zaka.html

(7) B. A. McDowell & A. Zaka, Muslims And Christians At The Table: Promoting Biblical Understanding Among North American Muslims, 1999, P & R Publishing: Phillipsburg (NJ), p. 76. Also

see ref. 9 on p. 287.

(8) R. A. Morey, Winning The War Against Radical Islam, 2002, Christian Scholars Press: Las Vegas (NV), p. 70.

(9) B. M. Stortroen (Ed. G. J. Buitrago), Mecca And Muhammad: A Judaic Christian Documentation Of The Islamic Faith, 2000, Church Of Philadelphia Of The Majority Text (Magna), Inc.: Queen Creek (AZ), p. 143.

(10) Abi al-'Abbas Ahmad al-Qalqashandi, Kitab Subh al-A'sha, 1914, Volume III, Dar al-Kutub al-Khadiwiyyah: Al-Qahirah,p.15.

(11) N. Abbott, The Rise Of The North Arabic Script And Its Kur'anic Development, 1939, University of Chicago Press, p. 17.

(12) S. M. Imamuddin, Arabic Writing And Arab Libraries, 1983, Ta-Ha Publishers Ltd.: London, p. 12.

(13) B. Moritz, "Arabic Writing", Encyclopaedia Of Islam (Old Edition), 1913, E. J. Brill Publishers, Leyden & Luzac & Co.: London, p. 387.

(14) A. Siddiqui, The Story Of Islamic Calligraphy, 1990, Sarita Books: Delhi, p. 9.

(15) A. Khatibi & M. Sijelmassi, The Splendor Of Islamic Calligraphy, 1994, Thames and Hudson, pp. 96-97.

(16) N. Abbott, The Rise Of The North Arabic Script And Its Kur'anic Development, 1939, op. cit., p. 17.

(۱۷) مارٹن لنگز (جنوری ۱۹۰۹ تا مئی ۲۰۰۵)، ابوبکر سراج الدین کے نام سے بھی معروف ہیں۔ شیکسپئر کے افکار کے ماہر تصور کیے جاتے ہیں۔ ان کہ وجہِ شہرت ان کی تصنیف Muhammad: His

Life based on the Earliest Sources ہے جو پہلی بار ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی۔ مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: گارڈین (برطانیہ) ۲۷ مئی، ۲۰۰۵ء)

(۱۸) سٹیفن مسعود سابق مسلمان گھرانے سے تعلق رکھنے والے عیسائی ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں کراچی میں کلیسا کی طرف راغب ہوئے۔ ان کی وجہ شہرت ان کی دستاویز "Into the Light" ہے۔ جو کئی زبانوں میں ترجمہ ہوکر شائع ہو چکا ہے۔ (www.stevenmasood.org)

(19) S. Masood, The Bible And The Qur'an: A Question Of Integrity, 2001, OM Publication: Carlisle, UK, p. 19.

(20) Y. H. Safadi, Islamic Calligraphy, 1979, Shambhala Publications, Inc.: Boulder (Colorado), p. 11.

(21) ibid., p. 10. See also a similar assertion on p. 42.

(22) M. Lings, The Quranic Art Of Calligraphy And Illumination, 1976, World of Islam Festival Trust, p. 16.

(23) M. Lings & Y. H. Safadi, The Qur'an: Catalogue Of An Exhibition Of Quranic Manuscripts At The British Library, 1976, World of Islam Festival Publishing Company Ltd.: London, p.12.

(24) See:

http://www.islamic-awareness.org/Quran/Text/Mss/kufic.html#5

(25) N. Abbott, The Rise Of The North Arabic Script And Its Kur'anic Development, 1939, op. cit., p. 21.

(26) H. Loebenstein, Koranfragmente Auf Pergament Aus Der Papyrussammlung Der Österreichischen Nationalbibliothek, Textband, 1982, Österreichische Nationalbibliothek: Wein, pp. 23-43. This contains the description of the manuscripts, see pp. 36-; H. Loebenstein, Koranfragmente Auf Pergament Aus Der

Papyrussammlung Der Österreichischen Nationalbibliothek, Tafelband, 1982, Österreichische Nationalbibliothek: Wein, See Tafel 11-19. This contains the pictures of the manuscripts.

(27) http://portal.unesco.org/en/ev.php-URL_ID=14264&URL _DO=DO_TOPIC&URL_SECTION=201.html

(28) H. M. El-Hawary, "The Most Ancient Islamic Monument Known Dated AH 31 (AD 652) From The Time Of The Third Calif 'Uthman", Journal Of The Royal Asiatic Society, 1930, p. 327.

(29) N. Abbott, The Rise Of The North Arabic Script And Its Kur'anic Development, 1939, op. cit., pp. 18-19.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆